REGD No. L. 5259

97

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ — خطبہ نمبر ۴۳

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۹ نبوت ۱۳۳۶ ھش | ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۸۲

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۸ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کئی روز کی مسلسل تکلیف کے بعد کل صبح سے کوئی شکایت نہیں۔ اور اصل مرض میں بھی تخفیف معلوم ہوتی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۲۸ نومبر (بذریعہ فون) مکرم مولوی رحمت علی صاحب کو زخم میں درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ سانس کی رفتار نارمل ہے۔ پیشاب ابھی اصل راستے سے نہیں آرہا۔ احباب شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بدھ کا دن اور رات آرام سے گزرے۔ عام طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کشمیر کے سوال پر حفاظتی کونسل میں ایک نئی قرارداد پیش ہونے کا امکان

روس کو ویٹو کے استعمال سے باز رکھنے کیلئے پاکستان اور دوسرے ممالک کی مساعی

کراچی ۲۸ نومبر۔ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق پاکستان اس بات کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ آج رات جب سلامتی کونسل کا اجلاس ہو۔ تو اس میں دوست ممالک میں سے کسی ایک ملک کی طرف سے کشمیر کے سوال پر ایک اور قرارداد پیش کر دی جائے۔ اگر یہ کوشش بار آور ثابت ہوئیں۔ تو وہ پانچ طاقتی قرارداد جس پر روس نے ویٹو استعمال کرنے کی دھمکی دی ہے۔

واپس لے لی جائے گی۔ یہ نئی قرارداد اس لئے پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ روس ویٹو استعمال نہ کر سکے۔ اگر روس نے اس نئی قرارداد پر بھی حق تنسیخ استعمال کر دیا۔ تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہیگا کہ اس سوال کو جنرل اسمبلی میں پیش کر دیا جائے۔

جونہی پانچ طاقتی قرارداد پر روس نے حق تنسیخ استعمال کرنے کی دھمکی دی تھی۔ حکومت پاکستان نے اگلے اقدام کے متعلق دنیا کے تمام دوست ممالک سے مشورہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ نئی قرارداد ایک دوست ملک کے ایما پر پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے پیش ہونے پر روس ایک لحاظ سے پریشان کن پوزیشن میں آجائیگا۔ اگر اس نے نئی قرارداد پر بھی جو پہلی قرارداد کی نسبت خاصی نرم ہوگی حق تنسیخ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تو پھر اس کے لئے یہ ممکن نہ رہے گا کہ وہ دنیا کے سامنے کمزور اور مظلوم قوموں کی علمبرداری کا روپ بھر سکے۔

روسی افواج کو فوجی خدمات بجالانے کے لئے ہر آن تیار رہنے کا حکم

کریملن کی ایک استقبالیہ تقریب میں روسی وزیر دفاع کی تقریر

ماسکو ۲۸ نومبر۔ روس کے وزیر دفاع نے روسی افواج کو فوجی خدمات بجالانے کے لئے ہر آن تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ گزشتہ پیر انہوں کریملن کی ایک استقبالیہ تقریب میں ماسکو ملٹری اکیڈیمیز کے نئے فارغ التحصیل افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہماری بری اور بحری افواج کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ کسی بھی غیر متوقع حملہ آور کو ناکام بنانے کے لئے ہر آن تیاری کی حالت میں رہیں تاکہ دفاع کے وقت فیصلہ کن اقدام کر سکیں۔ ان کی یہ تقریر اشاعت کے لئے کل ۲۴ ... ہوم اخباروں کو دی گئی ہے۔ ان فارغ التحصیل افسروں کو جدید ترین اسلحہ کے استعمال اور ان سے بچاؤ کی تربیت دی گئی ہے۔

صدر آئزن ہاور کی حالت

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ وہائٹ ہوس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور اب بالکل اچھے ہیں۔ آپ پر کل ایک دماغی بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ لیکن صدر نے رات آرام سے گزاری۔ اور صبح کو آپ کی حالت بحال ہوگئی۔ آپ نے حسب معمول شیو، غسل اور ناشتہ کیا۔ اور خوش و خرم نظر آتے رہے۔ البتہ بعض الفاظ کے تلفظ میں آپ کو دقت پیش آرہی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور شمالی اوقیانوس کی تنظیم کے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے یہ اجلاس ۱۶ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے

ترکیہ کو روس کی دھمکی

ماسکو ۲۸ نومبر۔ وزیر اعظم روس مارشل بلگانن نے ترکیہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے شام پر دباؤ ڈالنے کی اپنی موجودہ پالیسی جاری رکھی۔ تو مشرق وسطیٰ میں مستحکم امن قائم کرنے کی خواہشمند طاقتیں اس علاقے میں امن اور سکون قائم کرنے کے لئے مؤثر قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گی۔

مصر کے لئے روسی گندم

لنڈن ۲۸ نومبر۔ کل قاہرہ میں مصر اور سوویٹ روس کے نمائندوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ جس کے تحت مصر سوویٹ روس سے ایک لاکھ ٹن گندم درآمد کرے گا۔

- اعلان نکاح -

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۷ء بروز بدھ نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں ہمارے انگریز نومسلم بھائی مبلغ اسلام مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کا نکاح مکرم جناب خلیفہ علیم الدین صاحب کی صاحبزادی قانتہ بیگم کے ہمراہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

مکرم آرچرڈ صاحب ۱۹۴۵ء میں اسلام قبول کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے آپ گزشتہ دس سال سے سکاٹ لینڈ اور جزائر غرب الہند میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بڑی مستعدی سے ادا کرتے رہے ہیں اور آجکل رخصت پر مرکز سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت اور جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے نیک ثمرات پیدا کرے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ ۴۳

جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب

اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرو

مساجد تعمیر کرنا اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۷ء بمقام دارالذکر لاہور

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ (خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ تو آپ کے چچا حضرت عباسؓ مکہ میں ہی رہ گئے تھے۔

بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر

جب ہجرت کے متعلق مشورہ ہوا۔ تو حضرت عباسؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اس مشورہ میں شامل تھے۔ یوں تو وہ آپ کو مانتے تھے۔ لیکن دوسروں سے اپنے اسلام کو مخفی رکھتے تھے۔ حج کے موقعہ پر حاجیوں کو پانی پلانے کا کام بھی ان کے سپرد تھا۔ ایک دفعہ کسی بات پر حضرت علیؓ کا حضرت عباسؓ سے جھگڑا ہوگیا۔ تو انہوں نے کہا۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ہم نے اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی۔ چنانچہ ہم نے اسلام کی خاطر لڑائیاں لڑیں اور بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ ہمارے سامنے آپ لوگوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ آپ تو اس وقت مکہ میں بیٹھے تھے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے کہا یہ ٹھیک ہے۔ کہ میں ہجرت کے وقت مکہ میں رہ گیا۔ اور آپ لوگ خدا تعالیٰ کے

دین کی خاطر جہاد

کرتے رہے۔ لیکن ہم وہاں حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔ اور ہماری یہ خدمت بھی کچھ کم خدمت نہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ بے شک حاجیوں کو پانی پلانا بھی ایک نیکی ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا زیادہ افضل ہے۔ اور یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے۔ اسی ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مساجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور ان کی تعلیم پر عمل کرے (توبہ ع ۳) مگر ظاہر ہے کہ

مسجد تبھی آباد ہوسکتی ہے۔

جب وہ بنی ہوئی بھی ہو۔ جب کوئی مسجد بنی ہی نہ ہو۔ تو وہ آباد کیسے ہوگی۔ اس بارہ میں تم اپنی مثال دیکھ لو پہلے لاہور میں ہماری صرف گمٹی والی مسجد ہوا کرتی تھی۔ جو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے غیر احمدیوں سے معاہدہ کرکے چھوڑ دی۔ اس کے بعد بڑی دیر تک یہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ جب خلافت کا جھگڑا شروع ہوا تو میں نے

قریشی محمد حسین صاحب

مفرح عنبری والوں سے کہا کہ یہاں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔ وہ بڑی ہمت والے آدمی تھے۔ انہوں نے ۱۷ مرلہ زمین کے ایک ٹکڑہ پر قبضہ کرلیا۔ اور فوری طور پر مسجد کی بنیاد رکھ دی۔ اور بعد میں اس پر ۴۰۔۵۰ ہزار روپیہ خرچ کرکے ایک عمارت کھڑی کردی۔ یہ وہی مسجد ہے۔ جو بیرون دہلی دروازہ میں ہے۔ پھر اس نے بھرنا شروع کی۔ اور ایک وقت ایسا آیا۔ جب اس میں ہزار ہزار ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار نمازی آجاتے تھے۔ جب خلافت کا جھگڑا شروع ہوا۔ تو لاہور میں صرف چند احمدی تھے۔ جن کا خلافت ثانیہ سے تعلق تھا۔ ایک شمس الدین صاحب تھے اور ایک ان کے بھائی تھے۔ اور یا پھر میاں فیملی کے افراد تھے۔ جو میاں چراغ الدین صاحب کے تعلق کی وجہ سے خلافت کے ساتھ رہے۔

میاں چراغ الدین صاحبؓ

کے ایک لڑکے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ بھی پیغامیوں میں شامل ہوگئے تھے۔ ان کے متعلق میں نے ایک دفعہ دعا کی۔ تو میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ وہ قادیان آئے ہیں۔ اور میں نے انہیں ایک چارپائی پر لٹایا ہے۔ اور کپڑا اٹھا کر میں نے ان کے پیٹ پر چھری پھیر دی ہے۔ پھر خواب میں ہی مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ انہوں نے توبہ کرلی ہے۔ میں نے یہ رؤیا میاں چراغ دین صاحب کو سنایا۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اس رؤیا کے چند دن بعد ہی حکیم محمد حسین صاحب نے بیعت کرلی۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میاں چراغ دین صاحب کی ساری اولاد خلافت سے وابستہ ہے۔ لیکن شروع شروع میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ پیغامیوں میں شامل ہوگئے تھے۔ اور کچھ عرصہ تک اخبار پیغام صلح کے ایڈیٹر بھی رہے۔ بہرحال پہلی مسجد احمدیہ جو بیرون دہلی دروازہ میں قریشی محمد حسین صاحب مفرح عنبری والوں کی برکت سے بنی۔ ۱۷ مرلہ زمین میں تھی۔ اس کے بعد ہم ہجرت کرکے یہاں آگئے۔ تو ایک عرصہ تک رتن باغ میں نماز جمعہ پڑھتے رہے۔ پھر میں نے جماعت احمدیہ لاہور کو بڑے زور سے تحریک کی۔ کہ لاہور میں

ایک بڑی مسجد بنانے کی کوشش کرو

جو بہت بڑی ہو۔ لیکن کافی عرصہ تک اس پر کوئی عمل نہ ہوا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ لاہور کو توفیق دی۔ اور انہوں نے زمین کا ایک ٹکڑا خرید لیا۔ اس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ ۶½ کنال ہے۔ اب دیکھو کجا ۱۷ مرلہ زمین اور کجا ۶½ کنال۔ گویا ہماری موجودہ مسجد پہلی مسجد سے قریباً ۸ گنا بڑی ہوگی۔ وہ صرف ۱۷ مرلہ میں تھی۔ اور یہ ۱۳۰ مرلہ میں ہوگی۔ اور اگر گمٹی والی مسجد سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ تو یہ اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ گمٹی والی مسجد میں تو

سات آٹھ نمازی ایک وقت میں

نماز پڑھ سکتے تھے۔ مولوی غلام حسین صاحب مرحوم اس مسجد کے امام تھے وہ احمدی ہوگئے۔ تو انہوں نے اپنی مسجد جماعت کو وقف کردی۔ جو بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب نے غیر احمدیوں سے معاہدہ کرکے چھوڑ دی۔

مولوی غلام حسین صاحب مرحوم

بہت ہی نیک انسان تھے۔ لیکن غریب بہت تھے۔ ان کی عادت تھی۔ کہ وہ کسی سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں ان کی مسجد میں گیا۔ تو میں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا۔ لیکن انہوں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ مگر یہ ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ پھر انہوں نے اخلاص میں بہت ترقی کی ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں مجھے بخار ہوا۔ تو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ اسے فوراً کسی پہاڑ پر بھیج دیا جائے۔ چنانچہ میں اپنے نانا جان

حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ

کے ساتھ شملہ چلا گیا۔ مولوی غلام حسین صاحب مرحوم بھی وہاں آ گئے۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ ایک نوجوان مجھ سے پڑھتا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ کہ میں شملہ جا رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا۔ میں نے کہا۔ میں بھی شملہ چل پڑتا ہوں۔ وہاں تمہیں پڑھایا کروں گا۔ اور روپیہ کی فکر نہ کرو میں اپنا کرایہ اپنی جیب سے ادا کروں گا۔ غرض وہ بہت ہی نیک انسان تھے اور پڑھانے کا انہیں بے حد شوق تھا۔ گمٹی والی مسجد کے وہی امام تھے اور بڑا اخلاص رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوسری مسجد دے دی۔ جو پہلی مسجد سے بہت بڑی تھی۔ اور اب ایک اور مسجد بنانے کی توفیق دے دی ہے۔ جو دوسری مسجد سے بھی بڑی ہے۔

بہر حال جوں جوں مسجدیں بنتی گئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو بھی برکت دیتا گیا۔ آج

مجھے بتایا گیا ہے

کہ جمعہ کی نماز میں تین ساڑھے تین ہزار مرد عورت شامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ پہلی مسجد میں ہزار ڈیڑھ ہزار آدمی جمعہ کے لئے آتا تھا۔ اور جیسے جامن کو ڈبہ میں ڈال کر اور نمک ملا کر ہلایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس مسجد میں نمازیوں کا حال ہوتا تھا۔ پھر دو اڑھائی سو سائیکل ہوتا تھا اور کاریں اور بسیں بھی آتی تھیں تو دیکھو

یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے

تم اس کو یاد کرو اور اس کے شکر کے طور پر خدا تعالیٰ کے گھر کو تعمیر کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرو اب مجھے لاہور آنے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے شیخ بشیر احمد صاحب اور چوہدری اسد اللہ خانصاحب کو تحریک کی کہ بائیس کنال زمین اور ملتی ہے۔ وہ بھی خرید لی جائے اور اس کے ساتھ چھ کنال کا ایک اور ٹکڑہ ہے۔ وہ بھی خرید لیا جائے۔ یہ ساری مل کر کوئی ۳۵ کنال زمین ہو جائے گی۔ جو قریباً ساڑھے چار ایکڑ بن جاتی ہے۔ اگر ساری زمین پر مسجد بن جائے تو لاہور میں اور کوئی مسجد اس جتنی بڑی نہیں ہوگی۔ در حقیقت

ہماری مثال ویسی ہی ہے

جیسے مشہور ہے کہ کسی چڑی مار نے جال بچھایا ہوا تھا۔ اور کوئی شخص پاس سے شور مچاتا جا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے جانور جال میں پھنستے نہیں تھے چڑی مار نے اسے پکڑ لیا اور خوب مارا۔ اور کہنے لگا کہ تم شور ڈالنے کی بجائے یہ کہو کہ آتے جاؤ اور پھنستے جاؤ۔ چنانچہ اس نے یہ فقرہ کہنا شروع کر دیا اور آگے چل پڑا۔ رستہ میں اسے کچھ چور ملے۔ انہوں نے جب اسے یہ فقرہ کہتے سنا۔ تو انہیں بڑا غصہ آیا۔ اور انہوں نے اسے خوب مارا اور کہا تو ہمیں یہ فقرہ کہکر پھنسانا چاہتا ہے اس نے کہا۔ پھر اور کیا کہوں انہوں نے کہا تم یہ کہو کہ لاتے جاؤ اور رکھتے جاؤ۔ چنانچہ اس نے یہی فقرہ کہنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دور جا کے اسے ایک جنازہ ملا۔ اس نے اونچی آواز سے یہ فقرہ کہدیا۔ اس پر جنازہ والوں نے اسے پکڑ لیا اور مارا۔ اس نے پوچھا کہ میں اور کیا کہوں انہوں نے کہا۔ تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ یہ دن کسی کو نہ دکھائے وہ وہاں سے گذرا۔ تو آگے سے ایک برات آ رہی تھی۔ وہ ان کے پاس سے گذرتے ہوئے کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ یہ دن کسی کو نہ دکھائے۔ اس پر انہوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ غرض جس طرح اسے اپنے الفاظ بدلنے پڑے اسی طرح ہمیں بھی ہر تبدیلی پر ایک نیا قدم اٹھانا چاہیئے۔ پس

جماعت کوشش کرے

کہ چندہ کر کے اس ساری زمین کو مسجد میں شامل کر لے۔ اس طرح یہ مسجد اتنی بڑی ہو جائیگی کہ لاہور کی اور کوئی مسجد اسکے برابر نہیں ہوگی۔ شاہی مسجد بھی اس سے چھوٹی ہوگی کیونکہ وہ زیادہ سے زیادہ ۸ کنال میں ہوگی بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ مسجد اس [illegible]

سے بڑی ہوگی۔ بلکہ چونکہ مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے۔ اسلئے تمہاری جماعت بھی لاہور میں سب سے بڑی جماعت ہو جائیگی کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دنیا میں مسجد بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے

جنت میں گھر بناتا ہے

اب یہ سیدھی بات ہے کہ جب ۳۵ کنال زمین مسجد بنے گی۔ تو جنت میں بھی تمہارے لئے ایک کوٹھی بن جائے گی۔ لیکن جب یہ مسجد بنے گی۔ جو ۳۵ کنال میں ہوگی تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے جنت میں ایک عظیم الشان محل بنائے گا۔ اور تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں اتنی بڑی مسجد بنانے کی توفیق نہیں۔ اتنی بڑی مسجد بنانے کی طاقت تم میں موجود ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت جمعہ میں تین ساڑھے تین ہزار احمدی موجود ہیں۔ اگر تین ہزار بھی فرض کر لئے جائیں اور ان میں سے ہر ایک پچاس روپیہ مسجد کے لئے دے تو ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہو جاتا ہے پھر

شہریوں کی مالی حالت

گاؤں والوں کی نسبت بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے بعض دوست ۵۰ روپیہ سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح بہت زیادہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ شیخ بشیر احمد صاحب ایک شخص کے پاس مسجد کے لئے چندہ لینے گئے۔ تو اس نے پوچھا آپ میرے متعلق کیا خیال کرتے ہیں۔ کہ میں کتنی رقم دے سکتا ہوں۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر میں نے تھوڑی رقم مانگی تو میرے دل میں خلش رہے گی۔ کہ شاید میں اس سے زیادہ رقم مانگتا تو یہ اتنی رقم بھی دے دیتا۔ اور اگر میں نے زیادہ روپیہ مانگا تو یہ شخص خیال کرے گا کہ مجھ پر بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ آخر سوچ بچار کے بعد میں نے کہا۔ آپ پانچ ہزار روپیہ دیدیں اس پر اس نے

بیس ہزار روپیہ کا چیک

کاٹ کر دے دیا۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ یہاں اتنی بڑی مسجد بن جائے۔ یہ مرکزی جگہ ہے۔ اور سارے پاکستان سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ ساری جماعت کا چندہ پچاس لاکھ کے قریب ہوتا ہے۔ اس لئے اس مسجد کے لئے دو تین لاکھ روپیہ دے دینا جماعت کے لئے کوئی مشکل

نہیں۔ اول تو یہاں کے احمدی ہی اتنا چندہ دیدیں گے۔ لیکن اگر وہ نہ دے سکیں۔ تو سارے پاکستان والے جو یہاں آتے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ ہم بھی تو اس شہر میں جاتے ہیں اور مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ ہم بھی چندہ دیتے ہیں۔ اس لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ لوگ کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ بھی مدد دے گا۔ پس

کوشش کرو

کہ اس ساری زمین پر مسجد بن جائے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں زمین کا کوئی حصہ بیچنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور لاہور کی جماعت اپنی کوشش سے ہی ایک عالیشان مسجد بنا لے گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دو سال کے بعد صدر انجمن احمدیہ بھی کچھ روپیہ تمہیں قرض کے طور پر دیدے اور اس طرح تمہیں مدد مل جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خود لاہور کی جماعت میں اتنی طاقت ہے۔ کہ وہ اس مسجد کو بنا سکتی ہے

کراچی کی جماعت

دو مسجدیں بنا چکی ہے۔ ایک اس نے وکٹوریہ روڈ پر بنائی۔ اور دوسری مارٹن روڈ پر مارٹن روڈ والی مسجد کی عمارت گو زیادہ شاندار نہیں لیکن بہرحال اس جماعت نے دو مساجد بنا لی ہیں۔ بیشک کراچی کی جماعت لاہور کی جماعت کی نسبت زیادہ مالدار ہے۔ اور اس کی تعداد بھی اس سے زیادہ ہے۔ مگر ایمان تعداد کو نہیں دیکھا کرتا۔ مجھے یاد ہے پچھلے سال میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ

چنیوٹ کا ایک سنار

لڑکا میرے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ ململ کے کپڑے میں بندھی ہوئی کوئی چیز تھی وہ اس نے مجھے دیدی اور پھر کہا۔ کہ اس پوٹلی میں سونے کے دو کڑے ہیں۔ جو میری والدہ نے مجھے دئے ہیں۔ میری والدہ کہتی ہے کہ یہ کڑے میں نے کسی خاص مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے لیکن اب میں چاہتی ہوں۔ کہ آپ انہیں بیچ کر کسی دینی کام میں لگا لیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بیچ کر ان کی قیمت

مسجد ہیگ

میں دے دی میرا خیال ہے۔ کہ وہ ۴۰۰ - ۵۰۰ سو کے ہونگے۔ اسی طرح اب بھی جب میں ربوہ سے چلا ہوں۔ ایک شخص نے مجھے لکھا

کہ میرا بچہ بیمار ہو گیا تھا اور میری بیوی نے منت مانی تھی کہ اگر میرا بچہ بچ گیا تو میں فلاں زیور سلسلہ کو دیدوں گی غرض عورتیں بھی بہت کچھ چندہ میں دیدیتی ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک دفعہ مردوں میں کسی چندہ کی تحریک کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا عورتوں سے کہدو وہ پردہ کر لیں۔ میں انہیں بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں چنانچہ پردہ کر دیا گیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان میں تشریف لے گئے آپ نے فرمایا۔ میں نے ابھی مردوں میں دین کی خدمت کے لئے چندہ کی تحریک کی ہے اور انہوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اب میں تمہارے پاس بھی آیا ہوں کہ تم بھی اس تحریک میں حصہ لو۔ اس پر ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے ایک کڑا اتار کر آپ کی طرف پھینک دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری طرف سے قبول فرمائیے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عورت تیرا ایک ہاتھ تو

دوزخ کی آگ سے بچ گیا

اب دوسرا ہاتھ بھی کہہ رہا ہے کہ تو اسے بھی دوزخ کی آگ سے بچا۔ اس پر اس عورت نے دوسرا کڑا بھی آپ کی طرف پھینک دیا۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے عورتوں کے اندر بھی قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ آپ لوگ عورتوں کا تعاون حاصل کریں۔ ممکن ہے کہ وہ مردوں سے آگے نکل جائیں۔ دیکھ لیں

ہیگ میں جو مسجد بنی ہے

وہ صرف عورتوں کے چندہ سے ہی بنی ہے اس پر ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ خرچ آیا تھا۔ جس میں سے ۹۷۰۰۰/- روپیہ عورتوں نے ادا کر دیا ہے اور صرف ۷۳ ہزار ادا کرنا باقی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم یہ رقم جلسہ تک یا اس کے کچھ دیر بعد دیدیں گی۔ پس صرف [illegible] ہمت کی ضرورت ہے۔ اگر عورتیں اور مرد سب مل کر زور لگائیں تو مسجد کیلئے رقم جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ میں کشمیر گیا سری نگر کے پاس ایک چھوٹی سی جھیل ہے جو "ڈل" کہلاتی ہے۔ اس کے پاس سے ہی دریائے جہلم گذرتا ہے۔ اور دریا میں سے ایک نہر کاٹ کر اس "ڈل" کے سامنے سے گزاری گئی ہے۔ اس "ڈل" میں اس نہر کا دروازہ کھلتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دریا کا پانی اونچا ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نہر کا پانی بھی اونچا ہو جاتا ہے اور "ڈل" میں زور سے پانی گرنے لگ جاتا ہے۔ اس وقت کشتی نیچے سے اوپر لے جانی بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ دریا کا پانی نیچا ہو جاتا ہے اور ڈل کا پانی اونچا ہو جاتا ہے۔ جب دریا اور

"ڈل" کا پانی

برابر ہو تب تو کشتیاں آسانی سے ادھر ادھر آتی رہتی ہیں۔ لیکن جب ایک طرف کا پانی اونچا نیچا ہو جاتا ہے تو انہیں کشتی چلانے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک کشتی آئی جس میں کشمیری مرد اور عورتیں اور بچے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک طرف کا پانی اونچا تھا۔ انہوں نے بہت زور لگایا مگر وہ اس کشتی کو آگے لے جانے میں

کامیاب نہ ہو سکے

آخر کچھ آدمی کشتی سے اتر گئے اور انہوں نے رستے ڈال کر کشتی کو کھینچنا شروع کیا۔ اور یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا لا ایلاہ ایل اللہ یعنی لا الٰہ الا اللہ۔ لیکن کشتی پھر بھی نہ نکلی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اللہ کا نام لے کر ہمارا کام نہیں بنا تو انہوں نے یا شیخ ہمدان کا نعرہ لگایا شیخ ہمدان ایک بزرگ تھے جنہوں نے کشمیر میں اسلام پھیلایا تھا۔ لیکن کشتی اس نعرہ پر بھی باہر نہ نکلی۔ تب انہوں نے آخری نعرہ یا پیر دستگیر کا لگایا۔ اس نعرہ کا لگنا تھا کہ کیا عورتیں اور کیا مرد دیوانہ وار کود کر کشتی سے نیچے اتر آئے اور سب نے مل کر زور لگانا شروع کر دیا۔ اور آخر وہ کشتی کو کھینچ کر آگے لے جانے میں کامیاب ہو گئے تم بھی

یا پیر دستگیر کا نعرہ لگا کر

اس کام کو شروع کر دو۔ لیکن یاد رکھو پیر دستگیر سے حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی مراد نہیں بلکہ اس سے خدا تعالےٰ کا اپنا وجود مراد ہے جو حقیقی دستگیر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میرے پاس ایک فقیر آیا اور اس نے کہا پیر دستگیر کے نام پر کچھ دو۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں اس وقت وہابی تھا۔ اس لئے میں نے اس فقیر کو ڈانٹا کہ تم شرک کرتے ہو۔ لیکن وہ فقیر بہت ہوشیار تھا اس نے جھٹ کہا آپ تو یونہی ناراض ہوتے ہیں کیا خدا تعالےٰ کے سوا بھی کوئی دستگیر ہے؟ دراصل اس کی مراد تو حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانیؓ سے ہی تھی۔ لیکن

حضرت خلیفہ اولؓ

کے ناراض ہونے پر اس نے بات بدل دی اور حضرت خلیفہ اولؓ نے چپ کر کے اسے کچھ دیدیا۔ اسی طرح تم بھی اپنے دستگیر خدا کا نعرہ مارو اور سب مل کر اس کام میں لگ جاؤ۔ پھر تم دیکھو گے کہ اس عمارت کی بنیاد بھی رکھ دی جائے گی اور باقی عمارت کے لئے روپیہ بھی مہیا ہو جائے گا۔ جب انسان

کسی کام کا پختہ ارادہ کر لے

تو خدا تعالےٰ خود ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے جن سے انسان اپنے کام میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مجھے بعض اوقات علاج اور دوسرے کاموں کی غرض سے کراچی جانا پڑتا ہے۔ وہاں صدر انجمن احمدیہ کی ایک بلڈنگ ہے میں اس بلڈنگ میں ٹھہرتا ہوں۔ جس کی وجہ سے وہ اسے کرایہ پر نہیں دے سکتے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر وہاں میرا اپنا مکان بن جائے تو اس مکان میں میں ٹھہرا کروں اور انجمن اس مکان کو کرایہ پر دے دیا کرے۔ تاکہ اس سے کچھ آمد پیدا ہو۔ میں نے کراچی میں گیارہ سو گز زمین خریدی ہوئی تھی لیکن مکان بنانے کی کوئی صورت نہیں تھی کیونکہ میرے پاس روپیہ نہیں تھا لیکن خدا تعالےٰ نے اس کا بھی سامان کر دیا۔ ربوہ کے قریب میری کچھ زمین تھی جسے میں نے فروخت کر دیا۔ اور اس طرح میری ضرورت پوری ہو گئی اگر ایک فرد کی خدا تعالےٰ اس طرح مدد کرتا ہے تو وہ جماعت کی کیوں مدد نہیں کرے گا۔ جماعت تو اس کی مدد کی بہت زیادہ مستحق ہے۔ لاہور میں بھی ۱۹۴۸ء میں میں نے کچھ زمین سمن آباد میں خریدی تھی اور میں نے شروع سے یہ نیت کی ہوئی تھی کہ اس زمین پر کوٹھی بنا کر میں صدر انجمن احمدیہ کو دیدوں گا۔ اس کے بعد میں نے گلبرگ میں بھی زمین خرید لی

اب میرا ارادہ ہے

کہ سمن آباد والی زمین بیچ کر گلبرگ والی زمین پر کوٹھی تعمیر کروں۔ اور گلبرگ والی کوٹھی صدر انجمن احمدیہ کو دے دوں۔ اگر میں نے پہلے سے یہ نیت نہ کی ہوتی کہ میں یہ کوٹھی صدر انجمن احمدیہ کو دیدوں گا تو میں لاہور کی جماعت کو دے دیتا۔ لیکن اب میں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں شروع سے ہی یہ نیت کر چکا ہوں کہ میں یہ کوٹھی صدر انجمن احمدیہ کو دیدوں گا۔ یہاں جب کبھی میں آتا ہوں ہمشیرہ کے الاٹ شدہ مکان میں ٹھہر جاتا ہوں۔ قیام چونکہ مختصر ہوتا ہے اس لئے کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔

کراچی میں زیادہ دیر قیام

کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہاں ذاتی مکان کی ضرورت تھی۔ تاکہ صدر انجمن احمدیہ کا مکان خالی ہو اور وہ کرایہ پر چڑھ سکے

صدر انجمن احمدیہ کا یہ مکان

چھ فلیٹ پر مشتمل ہے۔ اور اگر ایک فلیٹ ۵۰۰/- روپیہ ماہوار پر بھی چڑھے تو تین ہزار روپیہ ماہوار اور ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ مل جاتا ہے۔ بہرحال میں نے کراچی والی جائداد کو اپنے پاس اس لئے رکھا کہ صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد آزاد ہو جائے۔ یہاں صدر انجمن احمدیہ کی اس وقت تک کوئی جائیداد نہیں۔ یہاں میں چند دن کے لئے آتا ہوں اور ہمشیرہ کے پاس ٹھہر جاتا ہوں۔ اور اگر بالفرض یہاں کوئی مکان نہ بھی ملے تو ہم کسی اچھے ہوٹل میں ٹھہر سکتے ہیں۔ یا جو کوٹھی میں صدر انجمن احمدیہ کو دینے کا ارادہ رکھتا ہوں وہ ہم کرایہ پر لے سکتے ہیں۔ غرض تم

اس مسجد کے بنانے کی کوشش کرو

تاکہ جنت میں تمہارا گھر بنے۔ تم نے دیکھا کہ پچھلے دنوں لاہور میں کس قدر گھر جلا دیئے۔ ہمارے ایک

ڈاکٹر نور احمد صاحب

تھے جو بڑی مدت سے لاہور میں رہتے تھے۔ اور انہوں نے یہاں اپنا مکان بھی بنایا ہوا تھا۔ لیکن فسادات میں ان کا گھر جلا دیا گیا۔ وہ بیمار تھے اب سنا ہے کہ فوت ہو گئے ہیں

تو دنیا کی

سب چیزیں فانی ہیں

وہی چیز انسان کے کام آتی ہے۔ جو نیک کاموں پر خرچ کی جاتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک غریب عورت تھی وہ محنت مزدوری کرکے اپنا گذارہ کیا کرتی تھی۔ وہ گاؤں والوں کا سوت کاتا کرتی۔ اور اس سے جو آمد ہوتی۔ اسی سے وہ اپنی خوراک کا خرچ بھی چلاتی۔ کپڑے بھی بناتی اور کچھ روپیہ بھی جمع کرتی۔ اس جمع شدہ روپیہ سے اس نے سونے کے کڑے بنوائے۔ ایک دن ایک چور اس کے گھر آیا۔ اور وہ کڑے چرا کر لے گیا۔ وہ عورت اس کا مقابلہ تو نہ کر سکی۔ لیکن اس نے اس چور کو پہچان لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس عورت نے پھر مزدوری کی اور روپیہ جمع کرکے اس نے اور کڑے بنوا لیے۔ ایک دن وہ عورت گلی میں بیٹھی

چرخہ کات رہی تھی

کہ چور پاس سے گزرا اور اس عورت کو دیکھ کر بھاگ پڑا۔ عورت نے اسے پہچان لیا اور آواز دی۔ کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ کہ تم نے میرے کڑے چرائے تھے میں تم سے صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں چنانچہ وہ چور کھڑا ہو گیا۔ اس عورت نے اسے مخاطب کرکے کہا۔ دیکھو میں نے محنت مزدوری کرکے کچھ رقم جمع کی تھی اور اس سے کڑے بنوائے تھے۔ مگر تو وہ کڑے چرا کر لے گیا۔ میں نے پھر محنت مزدوری کرکے کڑے بنوا لیے ہیں لیکن تیرے جسم پر اب بھی وہی لنگوٹی ہے۔ جو اس وقت تھی۔ تو جو شخص

نیکی اور تقویٰ پر قائم ہو

اور خدائی احکام پر عمل کرنے والا ہو۔ اگر اُسے کوئی نقصان بھی پہنچ جائے۔ تو خدا تعالیٰ اس کا ازالہ کر دیتا ہے۔ اور اُسے سونے کے کڑے مل جاتے ہیں۔ اور نقصان پہنچانے والے کے جسم پر لنگوٹی ہی رہتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اس مسجد کے سلسلہ میں ایک شخص مخالفت کر رہا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں یہ مسجد نہیں بننے دوں گا۔ لیکن اب وہ کہتا ہے۔ کہ میری چھ کنال زمین بھی لے لو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں جو شخص کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس تم اس بات سے نہ گھبراؤ۔ کہ تم بے بس ہو۔ اور غریب ہو۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ہوتا ہے وہ بے بس اور غریب نہیں ہوتا۔ بلکہ جو شخص اپنے آپ کو بے بس اور غریب سمجھے۔ اس سے زیادہ جاہل اور کوئی نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں

گورداسپور تشریف لے گئے۔ تو جس مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ تھا۔ وہ آریہ تھا۔ آریہ سماج نے ریزولیوشن پاس کرکے اس مجسٹریٹ کے پاس بھیجا۔ کہ یہ شخص ہمارا دشمن ہے۔ اور ہمارے لیڈر لیکھرام کا قاتل ہے۔ اب اس کا کیس آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور ساری قوم کی نظر آپ پر ہے۔ اگر آپ نے اس کو جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے۔ چنانچہ اس مجسٹریٹ نے وعدہ کر لیا۔ کہ میں مرزا صاحب کو ضرور سزا دوں گا۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوڑیانی ایک مخلص آدمی تھے۔ انہیں کسی نے اس ریزولیوشن کی اطلاع دیدی۔ اور انہوں نے دوسرے دوستوں کو بتا دیا۔

مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ

نے یہ سارا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جا کر سنا دیا۔ آپ اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ جب مولوی صاحب نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یک لخت اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ میں اس کا شکار نہیں ہوں۔

میں خدا کا شیر ہوں

وہ خدا کے شیر پر ہاتھ تو ڈال کر دیکھے۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے۔ آپ کی آواز اس قدر بلند ہو گئی کہ کمرہ کے باہر کے لوگ بھی چونک اٹھے۔ بعد میں اسی مجسٹریٹ کو ایسی سزا ملی۔ کہ وہ ایک دفعہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملنے کے لئے آیا اور اُس نے روتے ہوئے مجھ سے معافی مانگی اور کہا میں سخت دکھ میں ہوں۔ میں نے مرزا صاحب کے پاس معافی مانگنے کے لیے جانا تھا۔ لیکن وہ تو اب فوت ہو چکے ہیں اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نکال لے۔ اگر یہ عذاب کچھ دیر تک قائم رہا۔ تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔ اب دیکھو کجا یہ دعویٰ کہ میں مرزا صاحب کو قید کرکے چھوڑوں گا۔ اور کجا یہ حالت کہ وہ عاجزانہ طور پر کہتا ہے۔ کہ

میرے لئے دعا کی جائے

کہ خدا تعالیٰ مجھے دکھوں سے نجات دے تو دیکھو جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور انہیں ایسے نشانات دکھاتا ہے۔ جن سے ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

قادیان ایک گاؤں تھا

وہاں کئی قسم کی چیزیں دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔ اس لئے لوگ باہر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھل اور دوسرے تحفے ملٹی یا پارسل کرکے بھیج دیا کرتے تھے چنانچہ میرے دفتر کے کارکن عبداللطیف خاں کے دادا انوار حسین خاں صاحب لکھنؤ سے بڑے بڑے آم چن کر قادیان بھجوایا کرتے تھے۔ میں نے ان آموں میں پانچ پانچ سیر کا آم بھی دیکھا ہے۔ اس قسم کا جو سامان ریل کے ذریعہ آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے لانے کے لئے اپنے ایک خادم پیرا نامی کو بٹالہ بھجوایا کرتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی عادت تھی۔ کہ وہ ہمیشہ بٹالہ اسٹیشن پر آیا کرتے۔ اور اگر انہیں کوئی ایسا آدمی مل جاتا۔ جو کہتا کہ میں نے قادیان جانا ہے۔ تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاتے اور مکہ کے مخالفوں کی طرح کہتے۔ کہ میں تو مرزا صاحب کا بچپن کا دوست ہوں۔ مجھ سے پوچھو۔ کہ

بات کیا ہے

اُس نے تو محض ایک دکان بنائی ہوئی ہے اگر ایمان بچانا ہو۔ تو واپس چلے جاؤ وہاں تمہیں کفر و الحاد اور جھوٹ کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا۔ میرے اپنے خسر مولوی عبدالماجد صاحب بھی ایک دفعہ قادیان آ رہے تھے۔ کہ مولوی صاحب انہیں ریلوے اسٹیشن پر ملے۔ اور انہیں واپس بہار بھیج دیا۔ مولوی صاحب نے انہیں کہا ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ محض دکانداری ہے اور کچھ نہیں بعد میں وہ ہمیشہ اس بات پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے یہ غلطی نہ ہوتی اور میں

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

کی بات مان کر واپس نہ چلا جاتا۔ تو میں بھی صحابی ہوتا مجھے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے خراب کیا ہے۔ تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی عادت تھی۔ کہ وہ روزانہ اسٹیشن پر آتے۔ اور اگر کوئی قادیان جانے والا انہیں مل جاتا۔ تو اُسے ورغلاتے۔ ایک دن اتفاقاً انہیں قادیان جانے والا کوئی شخص نہ ملا پیرا ملٹی چھڑانے گیا ہوا تھا۔ وہ ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اُسے جا ملے پیرے نے واپس آ کر بتایا۔ کہ میں ملٹی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ پیرے سناؤ تم نے قادیان میں کیا دیکھا ہے۔ کہ وہاں بیٹھے ہو۔ مفت میں تمہارا ایمان خراب ہو رہا ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب میں پڑھا ہوا تو نہیں ہوں۔ میں نے صرف

ایک چیز دیکھی ہے

جو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ میں آٹھ دس سال سے بلٹیاں چھڑانے بٹالہ آیا کرتا ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ روزانہ اسٹیشن پر آتے ہیں۔ اور لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ شائد آپ کی یہاں آتے جاتے کئی جوتیاں بھی گھس گئی ہوں گی لیکن لوگ پھر بھی قادیان جاتے ہیں اور مرزا صاحب کی بیعت کر لیتے ہیں۔ وہ بعض اوقات بیماری کی وجہ سے مسجد میں بھی نہیں آتے مگر لوگ دو دو گھنٹہ تک باہر بیٹھے رہتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مرزا صاحب ضرور سچے ہیں۔ اب دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کی مدد کرتا ہے۔ تو وہ کیسے حیرت انگیز طریق پر اس کی مدد کرتا ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دن ایک امریکن اور اس کی بیوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے کے لئے قادیان آئے۔ مولوی محمد علی صاحب باہر تھے۔ اور قادیان میں اور کوئی انگریزی جاننے والا نہیں تھا۔ پہلے میرا خیال تھا۔ کہ اسی وقت مفتی محمد صادق صاحب نے ترجمانی کا کام کیا تھا۔ لیکن بعد میں میرے داماد میاں عبدالرحیم احمد کے والد پیر اکبر علی صاحب نے جو پچھلے سال فوت ہوئے ہیں بتایا کہ اس دن میں قادیان میں تھا۔ اور میں نے ایم اے پاس کیا ہوا تھا میں نے اس وقت ترجمان کے فرائض سر انجام دئیے تھے۔ بہرحال وہ دونوں میاں بیوی قادیان آئے۔ ملاقات کے دوران میں اس امریکن نے کہا۔ کہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن پہلے مسیح نے تو

کئی نشانات دکھائے تھے۔

آپ بھی ہمیں کوئی ایسا نشان دکھائیں جو آپ کی صداقت کا ثبوت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلی اٹھائی

اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا آپ دونوں میاں بیوی میرا ایک نشان ہیں۔ اس امریکن نے کہا ہم دونوں کیسے نشان ہو سکتے ہیں ہم تو عیسائی ہیں اسلام کو ماننے والے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آپ میری فلاں کتاب لے جائیں اور کسی سے پڑھا کر دیکھیں۔ اس میں میرا ایک الہام چھپا ہوا ہے کہ

یاتیک من کل فج عمیق
و یاتون من کل فج عمیق یعنی

دنیا کے ہر گوشہ سے

لوگ تیری زیارت کے لئے آئیں گے۔ اب امریکہ بھی دنیا کا ایک گوشہ ہے جہاں سے آپ دونوں آئے ہیں اب آپ بتائیں کہ آپ دونوں کو کس طاقت نے یہاں بھیجا ہے قادیان میں تو کوئی دیکھنے والی چیز نہیں۔ اگر محض سیر کے لئے کسی شہر میں آپ نے جانا ہوتا تو آپ بمبئی اور کلکتہ وغیرہ شہروں میں جا سکتے تھے۔ پھر آپ بتائیں کہ آپ جب قادیان آ رہے تھے تو رستہ کیسا تھا؟ وہ کس قدر خراب اور شکستہ ہے اور یہ محض لوگوں کے کثرت سے آنے کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس الہام میں مجھے اس بات کی

چالیس سال قبل خبر دیدی تھی

وہ امریکن بہت گھبرایا اور کہنے لگا۔ یہ بات تو سچ ہے کہ رستہ بڑا خراب تھا اسی طرح ایک دفعہ ایک پادری قادیان آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے جہاں آجکل مدرسہ احمدیہ کی عمارت ہے شاید کوئی جلسہ تھا۔ یا کوئی اور بات تھی۔ وہ پادری احمدیت کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اس نے بعد میں ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام "مائی وزٹ ٹو قادیان" ہے۔ اس سے بھی اس پیشگوئی کا ذکر ہوا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ میں اسی طرح کی سڑک چل کر آیا

ہوں۔ تو دیکھو اللہ تعالےٰ کی مدد کے رستے کیسے عجیب ہوتے ہیں۔ جب وہ دینے پر آتا ہے تو اس طرح دیتا ہے کہ اس کا پہلے خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔

مجھے یاد ہے

میں ابھی بچہ ہی تھا کہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کے ایک دوست عبدالسلام صاحب میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے وہ کاٹھ گڑھ واپس گئے۔ تو انہوں نے ایک پرائمری سکول بنایا۔ بعد میں وہ مڈل سکول ہو گیا۔ ان کے دو بیٹے اس وقت ربوہ میں ملازم ہیں۔ عبدالسلام صاحب کے والد کی زمین تو بہت تھوڑی سی تھی لیکن ان کے تایا بڑے زمیندار تھے انہیں ایک تو ورثہ میں زمین زیادہ ملی تھی اور پھر کچھ زمین انہوں نے خود بھی خریدی تھی ایک دفعہ

میں کاٹھ گڑھ گیا

میں جب وہاں سے چلنے لگا تو میرے ارد گرد بہت سے لوگ جمع تھے۔ وہ کہنے لگے حضور اس طرف سے نہ جائیں۔ اس طرف فلاں آدمی رہتا ہے اور وہ سخت دشمن ہے۔ وہ گالیاں دیتا ہے اور مارنے کو آتا ہے اس لئے ڈر ہے کہ وہ کہیں حملہ نہ کر دے لیکن میں نے ان کی اس بات کی پرواہ نہ کی اور اسی رستہ پر چل پڑا۔ جب اس شخص نے مجھے دیکھا تو وہ دوڑ کر میری طرف آیا میرے ساتھیوں نے خیال کیا کہ شاید وہ حملہ کرنے آ رہا ہے اس لئے وہ لاٹھیاں لے کر اکٹھے ہو گئے۔ لیکن وہ شخص انہیں دھکا دیتے ہوئے آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ یہ صرف تمہارے ہی پیر نہیں

ہمارے بھی پیر ہیں

کیا ہم نے ان کی زیارت نہیں کرنی؟ پھر اس نے ایک روپیہ نکال کر مجھے نذرانہ دیا اور کہا کہ یہ میری طرف سے نذر ہے۔ اسے قبول فرمائیں۔ اب دیکھو خدا تعالےٰ نے اس کے دل پر کیا تصرف کیا۔ لوگ تو اس بات سے ڈر رہے تھے کہ وہ حملہ نہ کر دے اور

وہ نذرانہ پیش کر رہا تھا

پس اگر آپ لوگ کمر ہمت کس لیں اور اس کام میں لگ جائیں تو خدا تعالےٰ لوگوں کے دل کھول دے گا اور وہ تین چار لاکھ روپیہ بڑی آسانی سے دے دیں گے جس سے آپ لوگ مسجد بنا لیں گے۔ گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں

صرف ہمت کی ضرورت ہے

اگر آپ لوگ ہمت اور ارادہ کر لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ خود آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو گا۔ لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب آپ سب اس کام کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انہٗ کان توابًا۔ وہ یقیناً تواب ہے۔ لیکن جب تک لوگ اس کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ وہ بھی ان کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اور جب لوگ اس کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔ تو وہ بھی ان کی طرف رحمت کے ساتھ رجوع کرتا ہے احادیث میں آتا ہے۔ کہ جب دوزخ میں سے آخری آدمی نکالا جائے گا۔ تو وہ خدا تعالےٰ سے کہے گا۔ کہ اے خدا تو نے مجھے دوزخ سے تو نکال دیا ہے۔ اب تو مجھ پر مزید مہربانی فرما۔ اور مجھے اپنے فضل سے

جنت کے دروازہ پر کھڑا کر دے

خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سنے گا۔ اور اُسے جنت کے دروازہ پر لا کر کھڑا کر دے گا جب وہ اس کے دروازہ پر کھڑا ہو گا تو وہ کہے گا۔ خدایا جب میں دُور تھا تو جنت کی مجھے صرف رغبت محسوس ہوتی تھی۔ لیکن اب تو میں دروازہ میں کھڑا ہوں۔ اور جنت کی نعماء بھی دیکھ رہا ہوں اب تو جنت کی نعماء دیکھ کر مجھ میں برداشت کی طاقت بالکل نہیں رہی۔ تو مجھے جنت کے دروازہ سے کچھ تھوڑی دُور آگے کر دے تاکہ میں ان نعمتوں سے حظ اٹھا سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو میرا یہ بندہ کتنا حریص ہے۔ اور اس کے بعد کہے گا۔ جنت کے سات دروازوں میں سے تو جس دروازہ میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ تو دیکھو جس شخص کو خدا تعالیٰ نے سینکڑوں سال تک دوزخ میں رکھا اس کو بھی وہ کہتا ہے۔ کہ تو جس دروازہ سے چاہے

جنت میں داخل ہو جا

پس تم خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق بڑھاؤ اور اس کی طرف توجہ کرو۔ وہ تم کو بڑی عزت بخشے گا۔ ایک دفعہ تم مسجد بنانے کا عزم کر لو۔ تو مسجد یقیناً بن جائے گی۔ اگر تم مسجد بنانے سے پہلے مر گئے۔ تو بنی ہوئی مسجد دیکھنے کا مزہ تمہیں حاصل نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنی زندگی میں مسجد بنا گئے۔ تو یہ مزہ بھی پا لو گے۔ اور تمہاری مثال ایسی ہی ہو گی جیسے

لطیفہ مشہور ہے

کہ کسی دفتر میں کوئی کلرک تھا۔ جسے سِل ہو گئی۔ محکمہ کی طرف سے اُسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ جب وہ ڈسچارج ہوا تو ہسپتال والوں نے کہا۔ کہ اسے وزیرآباد اور سیالکوٹ کی سڑک پر چھوڑ آؤ۔ وہاں سے یہ سواری لے کر اپنے گاؤں میں چلا جائے گا۔ چنانچہ اُسے اس سڑک پر لا کر چھوڑ دیا گیا۔ وہ سڑک پر چلا جا رہا تھا۔ کہ اُسے ایک پہلوان نظر آیا۔ جس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اور اُس نے اپنے سارے جسم پر تیل ملا ہوا تھا۔ اور اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا۔ اس مسلول کلرک کو شرارت سوجھی اور اُس نے پیچھے سے آ کر اس کے سر پر ٹھینگا مارا۔ پہلوان پیچھے مڑا۔ تو اُس نے اس مسلول شخص کو دیکھا۔

اُسے بڑا غصہ آیا

اور اُس نے اُسے نیچے گرا کر خوب مارا جب وہ مار مار کر تھک گیا۔ تو وہ مسلول شخص کہنے لگا۔ پہلوان صاحب آپ نے مجھے خوب مارا ہے۔ اور اگر اور بھی مارنا چاہو تو بے شک مار لو۔ لیکن جو مزہ مجھے ٹھینگا مارنے میں آیا ہے۔ وہ آپ کو مار میں نہیں آ سکتا اسی طرح اگر تم میں سے کوئی فوت ہو گیا اور مسجد اس کی زندگی میں نہ بنی۔ تو جنت میں تو اُسے مکان مل جائے گا۔ لیکن اُسے وہ مزہ نہیں آئے گا۔ جو اُس دوسرے شخص کو آئے گا۔ جس نے اپنی زندگی میں بنی ہوئی مسجد بھی دیکھ لی ہو گی۔ وہ خدا تعالیٰ سے کہے گا۔ خدایا تو بڑی قدرتوں والا ہے۔ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ تیری عطا کردہ جنت بھی بڑی اچھی ہے لیکن دنیا میں جب ہم نے تیرا گھر بنایا تھا تو اس کی لذت بھی کچھ کم لذت نہیں تھی۔

پس مسجد بناؤ

اور یاد رکھو۔ کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی مدد کرو گے۔ تو خدا بھی تمہاری مدد کریگا۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

آرمی ایجوکیشن کورس کمیشن

یہ Special purposes short service Regular Commission ہیں۔ امیدواران کو نہ سلیکشن بورڈ کے سامنے جانا ہو گا۔ اور نہ ملٹری اکاڈمی کی ٹریننگ ہیں ان کا انٹرویو جنرل ہیڈ کوارٹرس میں سلیکشن کمیٹی کے سامنے ہوگا۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں معہ منسلکہ ذیل دستاویزات ۲۵/۱۲ تک بنام organization directorate Org-3 (G) Adjutant General's Branch G.H.Q. راولپنڈی پہنچنی لازم۔ فارمہائے درخواست دفتر ڈائرکٹریٹ سے طلب ہوں

۱۔ نقول اسناد میٹرک وایم اے/بی اے مصدقہ گزٹڈ افسر

۲۔ اندرون ملک کا کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام ڈائرکٹر

۳۔ دو نقول پاسپورٹ سائز فوٹو جن کی پشت پر گزٹڈ افسر کی تصدیق ہو

شرائط:۔ پاکستانی مرد۔ عمر ۵۰ سے کم۔ ایم اے اسلامیات یا ایم اے انگلش یا ایم اے ریاضی یا ایم اے ایکونامکس یا ایم ایس سی فزکس یا ایم ایس سی کیمسٹری یا ایم اے ڈی اے بی ایس سی بی ٹی/بی ٹی/ایل ٹی/ایس اے وی کسی یونیورسٹی یا ڈگری کالج یا پبلک سکول میں پڑھانے کا تجربہ (پ ۔ ٹ ۲۲/۱۱)

سپیریر سروسز اگزیمنیشن کلاس

یہ کلاس ۲/۱۲/۵۷ سے جاری ہوگی۔ پہلی ٹرم فروری تک چلے گی۔ جس کی فیس برائے لازمی مضامین ۹۰/۸/۰ ہوگی۔ اختیاری مضامین کے لئے دس روپے ماہوار فی مضمون لائبریری موجود۔ ہوسٹل میں گنجائش محدود۔ درخواستیں بنام Adviser, central superior services competitive Examination cell University Oriental College Lahore.

(پ ۔ ٹ ۲۳/۱۱/۵۷)

اپرنٹس پرمننٹ وے انسپکٹر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

بیس خالی آسامیاں۔ عرصہ ٹریننگ سہ سال۔ وظیفہ سال اول ۷۰/- دوم ۸۰/- سوم ۹۰/- ماہوار بطور اسسٹنٹ وے انسپکٹر تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ علاوہ گرانی و دیگر الاؤنس شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن (ترجیحی) قبائلی و آزاد کشمیر امیدواران و عزیزان ریلوے ملازمین کے لئے خاص مراعات۔ عمر ۳۱/۱۲/۵۷ کو ۱۸ تا ۲۵ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ کسی بڑے سٹیشن سے ملیں درخواستیں ۳۱/۱۲/۵۷ تک بنام Deputy General manager (personnal) (پ ۔ ٹ ۲۱/۱۱/۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ضلع کیمبل پور کے طلباء کیلئے پانچسالہ سکیم قرضہ حسنہ کے وظائف

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے سلسلہ میں ضلع کیمبل پور کی طرف سے اتنی رقم جمع ہوگئی ہے کہ امسال ایک وظیفہ جاری کیا جاسکے۔ یہ پہلا ضلع ہے۔ جس نے پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے مطلوبہ رقم پانچسالہ سکیم میں جمع کرائی ہے۔ یہ وظیفہ ضلع کیمبل پور کے حلقہ کے نادار مگر لائق اور مستحق طالب علم کو دیا جائے گا۔ وظیفہ دوسالہ ڈگری کلاسز بی اے۔ بی ایس سی۔ ایل ایل بی۔ بی ٹی کے لئے جاری ہو گا۔ ضلع کیمبل پور کے ایسے طلباء جنہوں نے فرسٹ کلاس یا اچھی سیکنڈ کلاس میں ایف اے یا بی اے پاس کیا ہو۔ وہ امیر ضلع کی رپورٹ اور سفارش کے ساتھ درخواستیں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۷ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا میرے چند عزیز ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہیں۔ ابتدائی عدالت چار افراد کو پھانسی اور باقی سات کو پچیس پچیس سال قید کی سزا کا حکم سنایا ہے اب اسکے متعلق اپیل دائر کیگئی ہے۔ احباب جماعت باعزت برأت کے واسطے دردمندانہ دعا فرمائیں۔

(ملک محمد لطیف محرر چونگی میونسپل کمیٹی ربوہ)

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اسلئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"پاکستان بھارت کے خلاف جارحانہ کارروائی نہیں کریگا"

بھارت میں امریکی سفیر مسٹر بینکر کا بیان

چنڈی گڑھ ۲۸ نومبر: بھارت میں امریکی سفیر مسٹر ایلس ورتھ بنکر نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے امریکی اسلحہ بھارت کے خلاف جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ تو وہ امریکہ کے تعاون سے محروم ہو جائے گا۔ اور ہم بھارت کا ساتھ دیں گے۔

مسٹر بنکر نے جو مشرقی پنجاب کے دو روزہ دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ یہ بات کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ آپ سے دریافت کیا گیا "اگر پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا تو امریکہ اسے جارحانہ کارروائی تصور نہیں کرے گا؟" اس پر مسٹر بنکر نے جواب دیا "اگر کشمیر پر حملہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اقوام متحدہ جارحانہ کارروائی کے سوال کا فیصلہ فوری طور پر کرے گی۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ اس نے ہنگری اور کوریا کے معاملہ میں کیا تھا۔ مسٹر بنکر نے رائے ظاہر کی کہ پاکستان بھارت پر حملہ نہیں کرے گا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ امریکہ کسی کو جارحانہ حملہ کے لئے اسلحہ کی امداد نہیں دیتا۔ اور ہم نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ امریکی اسلحہ کسی جارحانہ مقصد کے لئے استعمال نہیں کئے جائیں گے۔

مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے نئے جج

لاہور ۲۸ نومبر:۔ ڈسٹرکٹ و سیشن جج لاہور مسٹر محمد رفیق مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ وہ عنقریب عدالت عالیہ کے ایڈیشنل سرکٹ میں اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھو!

سپین اور پرتگال پاکستان کے حامی ہیں

کراچی ۲۸ نومبر:۔ سپین اور پرتگال نے پاکستان کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کے جائز اور جمہوری رویہ کے پوری طرح حامی ہیں۔ ان دونوں ملکوں کی طرف سے یہ یقین دہانی صدر سکندر مرزا کے حالیہ دورے میں کی گئی ہے۔

مرکزی وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے جو اس دورے میں صدر کے ساتھ تھے۔ آج بتایا کہ سپین اور پرتگال کے عوام کشمیر کے معاملے میں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اور وہ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے مطالبہ کی تائید کرتے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ صدر مرزا کے اس دورے کے اثرات بہت جلد پاکستان میں محسوس ہونا شروع ہو جائیں گے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

مسٹر چندریگر کولیشن پارٹی کے لیڈر منتخب ہو گئے

طریق انتخاب پر مفاہمت کے لئے ایوانِ صدر میں مشترکہ کانفرنس

کراچی ۲۸ نومبر۔ کل مرکزی کولیشن پارٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم چندریگر کو متفقہ طور پر پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ مسٹر چندریگر کا نام ری پبلکن پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خانصاحب نے تجویز کیا تھا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کولیشن پارٹی کے اجلاس میں قومی اسمبلی کے ۳۵ ارکان نے شرکت کی۔ قومی اسمبلی کے کل کے اجلاس کا ایجنڈا ابھی زیر غور آیا۔ لیکن طریق انتخاب میں ترمیم کے مسودہ ہائے قانون پر بحث نہیں ہوئی۔ یہ بل کل کے اجلاس اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہیں۔ قومی اسمبلی کا اجلاس کل سہ پہر شروع ہو رہا ہے۔ کولیشن پارٹی نے طریق انتخاب کے مسئلہ پر غور و خوض آج تک ملتوی کر دیا تھا۔

صدر نے آج اس سلسلہ میں مسلم لیگ اور ری پبلکن پارٹی کے لیڈروں کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا ہے جس میں دونوں پارٹیوں میں مفاہمت کرانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ایک ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب کو ناظم مکانات مقرر کیا گیا ہے۔ اہالیانِ ربوہ ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ دوست یہ بھی نوٹ کریں کہ اس سلسلہ میں چٹھیوں پر کسی افسر کا نام نہ لکھا کریں۔ بلکہ ان کے عہدہ پر ہی خط و کتابت کریں۔ ورنہ جواب میں لازمی طور پر دیر ہو گی اور چٹھی کے گم ہونے کا بھی امکان ہو سکتا ہے۔

افسر جلسہ سالانہ۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے چچا قریباً اڑھائی ماہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور اسی طرح میری والدہ صاحبہ بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام ان ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) محمد سلیمان طارق۔ دار الرحمت غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵